شیعوں کے اوصاف

(اہل بیت اطہارؑ کی نگاہ میں)

سید رمیز الحسن موسوی [1]
srhm2000@yahoo.com

کلیدی کلمات: شیعہ شناسی، شیعہ اثنا عشریہ، پیروی اہل بیتؑ، ائمہ اطہارؑ، اسلامی انقلاب، امام خمینیؒ

خلاصہ

امت مسلمہ کا ایک بہت بڑا فرقہ شیعیانِ اہل بیتؑ اطہار علیہم السلام ہیں۔ ایران میں امام خمینی کی رہبری میں اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد سے جہاں دشمنان اسلام کے لئے اس مسلم فرقہ کی شناخت ایک خاص اہمیت کی حامل ہے وہاں دیگر فرق و مذاہب کے پیروکاروں اور خود اِس فرقہ میں شامل افراد کے لئے بھی حقیقی شیعہ کا تعارف بہت ضروری ہے تاکہ اس فرقہ کے حوالے سے دوستوں و دشمنوں کے اذہان میں پائی جانے والی منفی ذہنیت کا سدّ باب کیا جاسکے۔ وطنِ عزیز پاکستان میں بھی حقیقی تشیع کی شناخت ضروری ہے، کیونکہ تشیع کے اندر موجود غیر تربیت یافتہ اکثریت کی تربیت کے ساتھ دوسرے مکاتیب فکر تک اپنا صحیح پیغام پہچانا اور اپنی درست شناخت کرانا بھی اہم ہے۔ بعض لوگ شناخت نہ ہونے کی وجہ سے ہر محب اہل بیت کو شیعہ ہی سمجھتے ہیں اور اُس کے ہر کام کو تشیع کے کھاتے ہیں ڈالتے ہیں۔ لیکن یہ بات اُس عالمی شیعی تحریک کے بالکل برعکس ہے جس نے اس وقت دنیا میں اسلام کا پرچم بلند کیا ہوا ہے اور جس کے آئینے میں ہی دین اسلام کو دیکھا جارہا ہے۔ اس مقالے میں ائمہ اہل بیتؑ کی زبان سے حقیقی شیعوں کے اوصاف ذکر کئے جارہے ہیں جن کی روشنی میں ہی حقیقی تشیع کی شناخت اور تشیع کے پرچم تلے چلنے والی موجودہ اسلامی تحریک کو سمجھنا آسان ہے۔

تمہید

عصر حاضر میں شیعہ شناسی کو ایک اہم موضوع کی حیثیت حاصل ہوچکی ہے۔ گذشتہ ۳۸ سالوں میں دنیا کی سیاست میں شیعہ اثنا عشریہ امامیہ، اسلام کے نمائندہ مکتب کی حیثیت سے پہچانا جانے لگا ہے۔ چونکہ ایران میں اسلامی انقلاب اور اس کے نتیجے میں قائم ہونے والی اسلامی جمہوری حکومت کے اثرات پوری دنیا بالخصوص مسلمان ممالک پر مرتب ہوئے ہیں۔ اس انقلاب کی وجہ سے جہاں عالمی سامراج کو ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے، وہاں اسلامی ممالک میں بھی سیاسی و اجتماعی لحاظ سے فکری تحول برپا ہوا ہے۔ مسلمانوں کے مختلف طبقات و مکاتیب فکر میں نشاۃ ثانیہ کا احساس و جذبہ پیدا ہوا ہے اور دشمنان اسلام کی پوری توجہ بھی مسلمانوں کے اس قدیم و اصیل مکتب فکر کی طرف مبذول ہوچکی ہے۔ اسی لئے شیعہ شناسی کے بارے میں پوری دنیا کے اسٹرائجیک مراکز میں کام ہورہا ہے۔

لہٰذا عصر حاضر میں شیعہ امامیہ اثنا عشریہ کی شناخت نہ فقط دشمنان اسلام بالخصوص سامراجی طاقتوں کے لئے ضروری ہے کہ جن کی بقاکے لئے شیعہ عقائد و نظریات خطرناک ثابت ہوسکتے ہیں اور شیعہ امامیہ نظریات کے عروج سے جن کا سامراجی مستقبل مخدوش ہوچکا ہے وہاں خود شیعہ اور پیروی اہل بیتؑ کا دعویٰ کرنے والوں کے لئے بھی حقیقی شیعوں اور اصیل تشیع کی پہچان و معرفت لازمی ہے۔ کیونکہ امام مہدی علیہ السلام کے وجود اور اُن کے دین اسلام کے آخری الٰہی نمائندے کے طور پر ظہور کا عقیدہ، شیعہ مکتب کا بنیادی عقیدہ ہے۔ جس کے بعد پوری دنیا سے ظلم ستم کی بساط لپیٹ دی جائے گی اور عدل و انصاف بمعنیٰ واقعی قائم کردیا جائے گا۔

---

[1] ۔ مدیر مجلّہ سہ ماہی نور معرفت، نور الہدیٰ مرکز تحقیقات (نمت)، بارہ کہو، اسلام آباد

ائمہ اہل بیت علیہم السلام بالخصوص حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی تعلیمات میں شیعوں کی تربیت کا پہلو بہت زیادہ نمایاں نظر آتا ہے۔ کیونکہ حقیقی اسلام ناب محمدیؐ کی ترویج و ترقی میں اور انسانیت کی دنیوی و اُخروی سعادت و فلاح میں ائمہ طاہرینؑ کے پیروی کا کردار بہت اہم ہے۔ بانی اسلام حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت سے فرامین کے مطابق شیعیان واقعی ہی دنیا و آخرت میں فائز المرام ہیں اور امام علیؑ اور اُن کے گیارہ معصوم فرندوں کی پیروی ہی سعادت کی ضامن بن سکتی ہے۔

عصر حاضر میں پوری دنیا میں مسلمانوں کی اجتماعی و سیاسی عزت و شوکت کا باعث یہی حقیقی تشیع ہے کہ جو ایران و لبنان سے لے کر عراق و شام اور افریقہ کے صحراؤں تک اسلام ناب محمدیؐ کا پرچم بلند کئے ہوئے ہے۔ اس پرچم اسلام کی سربلندی کے پیچھے یہی تربیت یافتہ تشیع ہے جو ائمہ طاہرینؑ کے حقیقی شیعہ ہیں اور جن کے کردار میں ظلم ستیزی و مظلوم سے ہمدردی نمایاں ہے، یہی ائمہ طاہرینؑ کی تربیت کا اثر ہے۔

پاکستان میں بھی حقیقی تشیع کی شناخت اور اس کے اسلام کی پیشرفت میں کردار کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ یہ شیعیان اہل بیتؑ ہی ہیں کہ جو اپنے صبر و تحمل، قوت برداشت اور اسلام کی گہری معرفت کے ساتھ دوسرے اسلامی مسالک کے ساتھ رواداری، ہم آہنگی اور مذہبی و دینی بھائی چارے کے ساتھ اسلامی اصولوں کی پاسداری کا فریضہ ادا کر سکتے ہیں اور پوری انسانیت کی نجات و ہدایت کے لئے حقیقی دین کی معرفت کرا سکتے ہیں۔ لیکن اس کے لئے بہت سخت مراحل سے گذرنا ضروری ہے۔ جن میں سے ایک اہم مرحلہ اپنے اندر موجود غیر تربیت یافتہ اور دینی شعور سے عاری اکثریت کی تربیت کا مرحلہ ہے اور پھر اپنے مخالف مکاتیب فکر تک اپنا صحیح پیغام پہچانے اور اپنی درست شناخت کرانے کا مرحلہ ہے۔ کیا پاکستان میں موجود شیعوں کی اکثریت اُسی شیعی معیار پر پوری اُترتی ہے کہ جس کی تاکید ائمہ اہل بیت علیہم السلام نے کی ہے؟ اور جس پر شیعوں کے علمائے ربانی زور دیتے ہیں؟ یقیناً ایسا نہیں ہے بہت سے لوگ شیعہ گھرانوں میں پیدا ہونے کی وجہ سے شیعہ ہیں اور اہل بیت اطہار علیہم السلام سے محبت و عقیدت رکھنے کی وجہ سے یا چند مذہبی مراسم ادا کرنے کی وجہ سے بزعم خود اور دوسروں کی نظر میں شیعہ کہلاتے ہیں، لیکن ائمہ اہل بیت علیہم السلام نے جو شیعیت کا اور اپنی پیروی کا معیار دیا ہے، اُس پر ہر گز پورے نہیں اُترتے اور یہی غیر تربیت یافتہ محبین اہل بیتؑ، دشمنان اسلام کا من پسند طبقہ ہے اور مسلمانوں میں تفرقے کے بیج بونے کے لئے زرخیز زمین کی حیثیت رکھتے ہیں۔

دوسری جانب غیر شیعہ مسلمان بھی اہل بیت اطہارؑ کی تعلیمات اور دینی اہداف سے آگاہ نہ ہونے کی وجہ سے ہر محب اہل بیتؑ اور اُن ذوات مقدسہ سے عقیدت رکھنے والے شخص کو شیعہ ہی گردانتے ہیں اور اُن کے ہر قول و فعل کو شیعیان اہل بیتؑ کے کھاتے ہیں ڈالتے ہیں۔ لیکن یہ بات اُس عالمی شیعی تحریک کے بالکل برعکس ہے کہ جس نے اس وقت عالمی سطح پر اسلام کا پرچم بلند کیا ہوا ہے اور جس کے آئینے میں ہی دین اسلام کو دیکھا جارہا ہے۔ لیکن اہل بیتؑ سے منسوب نادان اور بے تربیت محبین کے اعمال کو سامنے رکھ کر کچھ نامرئی قوتوں کی طرف سے اس پوری شیعی تحریک کو دانستہ یا نادانستہ طور پر نقصان پہنچایا جارہا ہے اور اہل بیتؑ کے پیروکاروں کے ساتھ ایسی باتیں منسوب کی جاتی ہیں کہ جن کے خلاف وہ خود صدیوں سے برسرپیکار ہیں۔ کسی ایسے گروہ کو قرآن اور توحید کا مخالف قرار دینا کہ جس کے وجود کا فلسفہ ہی قرآن اور توحید کی ترویج ہے!

اس سے بڑا ظلم کیا ہو سکتا ہے، لیکن اس کی بڑی وجہ مذہب اہل بیتؑ کی درست شناخت نہ ہونا ہے اور ایسے لوگوں کو شیعہ کے عنوان سے متعارف کرانا ہے جو شیعیت کی الف ب سے بھی آگاہ نہیں ہیں۔ لہٰذا اس وقت شیعیت کی شناخت و معرفت کے وہ معیارات ذکر کرنا بہت ہی ضروری ہیں کہ جن کی روشنی میں جاری عالمی اسلامی تحریک کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے، وہ تحریک کہ جو امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور اور اسلام کی دائمی فتح تک جاری و ساری رہے گی۔ یہی وہ نکتہ ہے کہ جس کو مد نظر رکھتے ہوئے دشمنان اسلام خصوصاً عالمی یہودیت و صیہونیت کی پشت پناہی سے پوری دنیا میں شیعیت کو نقصان پہچانے کی غیر معمولی کوششیں جاری ہیں۔ اس مقصد کو مد نظر رکھتے ہوئے اس مقالے میں اہل بیت اطہار علیہم السلام کی زبان سے حقیقی شیعیان اہل بیتؑ کے اوصاف ذکر کئے جارہے ہیں جن کی روشنی میں اہل بیت اطہارؑ کے پیروکاروں کی شناخت ممکن ہے اور موجودہ

اسلامی تحریکِ اور اسلامی بیداری کے اس جاری و ساری عمل کو سمجھنا آسان ہے۔ یہی وہ اوصاف ہیں جن کی روشنی میں خواہ تشیع کا دعوی کرنے والی اکثریت ہو یا شیعہ کے مد مقابل دینی مسالک ہوں، اُن کو حقیقی شیعیت کی شناخت کرنی چاہیے۔

حقیقی تشیع کی اہمیت

اس وقت وہ عالمی اسلامی تحریکِ کہ جو تشیع کے پرچم کے ساتھ پوری دنیا سے ظلم و ستم کا خاتم کرکے عدل وانصاف قائم کرنے کے لئے جدوجہد کر رہی ہے اور امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی عالمی حکومت کے قیام کے لئے راستہ ہموار کرنے کی کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے۔ عصر جدید میں اس عالمی تحریکِ کے بانی اور رہبر حضرت امام خمینیؒ کی تعلیمات کو دیکھا جائے تو ان میں بھی اس عالمی اسلامی تحریکِ کا بنیادی عنصر یہی اصیل تشیع ہے، جس کے بارے میں ائمہ اہل بیت علیہم السلام کی روایات میں واضح علامات ذکر ہوئی ہیں اور ائمہ اطہارؑ نے اپنے حقیقی شیعوں کے اوصاف بیان کرکے، اُنہیں اسلام ناب محمدیؐ کا پیروکار قرار دیا ہے۔ امام خمینیؒ نے بھی اپنی بہت سی تحریروں میں اسی اصیل تشیع کے احیاء پر زور دیا ہے اور محبین اہل بیتؑ کو اہل بیتؑ کا حقیقی معنوں میں شیعہ (پیروکار) بننے کی تاکید کی ہے۔ امام خمینیؒ اپنی کتاب "شرح چہل حدیث" کی تینتیسویں حدیث میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک حدیث نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

" مؤمن کا دل عرش و سلطنت الٰہی اور خدا کی منزل ہے اور اس دل کا مالک ذات خدا ہے۔ (اب اگر کسی نے غیر حق کی طرف توجہ کی تو گویا اس نے حق سے خیانت کی ہے اور خدا اور خدا کے مخصوص بندوں کی محبت کے علاوہ جو عین محبت خدا ہے، جس نے کسی اور سے محبت کی، مشرب عرفان میں وہ خائن ہے اور ولایت اہل بیت عصمت وطہارت اور خاندان رسالت عصمت و طہارت کی مودّت اور ان کے اعلیٰ مقام کی معرفت (یہ سب) حق کی امانت ہے۔ چنانچہ بہت سی تفسیروں میں لفظ امانت جو آیت (

1) کے اندر آئی ہے اس کی تفسیر، ولایت امیر المؤمنینؑ سے کی گئی ہے اور اسی لئے حضرت علی علیہ السلام کی ولایت وسلطنت کا غصب کرنا امانت میں خیانت ہے اور حضرت علیؑ کی پیروی نہ کرنا (بھی) خیانت کا ایک مرتبہ ہے اور احادیث شریفہ میں آیا ہے کہ جو حضرت علیؑ کی مکمّل پیروی کرے وہی شیعہ ہے ورنہ پیروی کے بغیر تشیّع کا دعویٰ کرنے والا شیعہ نہیں کہلائے گا۔ "(2)

آگے چل کر امام خمینیؒ اہل بیتؑ کی پیروی کے بغیر دعویٰ تشیع کے خطرناک اُخروی نتائج کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"بہت سے خیالات جھوٹی اشتہا کے مانند ہوتے ہیں۔ (مثلًا) محض اپنے دل میں حضرت علیؑ اور ان کی اولاد پاک کی محبت محسوس کرکے ہم مغرور ہوجاتے ہیں اور گمان کرنے لگتے ہیں کہ پیروی کے بغیر بھی یہ دوستی باقی رہ سکتی ہے! آخر اس پر کیونکر اطمینان کیا جاسکتا ہے کہ اگر انسان مراقبت نہ کرے اور آثار مودّت کو ترک کردے تب بھی یہ مودت باقی رہ سکتی ہے؟ بہت ممکن ہے کہ سکرات کی سختیاں جو غیر مؤمنین ومخلصین کے لئے ہیں، ان کی دہشت ووحشت سے آدمی حضرت علیؑ کو بھول جائے۔ (جیسا کہ) حدیث میں ہے: "اہل معصیت کا ایک گروہ جہنم میں معذّب ہوگا اور رسول خدا صلى الله عليه وآله وسلم کا نام بھول چکا ہوگا۔ پھر جب عذاب کی مدت گزر جائے گی اور وہ گناہوں سے پاک ہوجائے گا تو حضرت رسول صلى الله عليه وآله وسلم کا اسم مبارک ان کو یاد آجائے گا اور وہ بلند آواز سے فریاد کریں گے: وا محمداہ صلى الله عليه وآله وسلم " تب جا کر مستحق رحمت ہوں گے"(3)(4)

"شرح چہل حدیث" میں امام خمینیؒ نے بہت سے مقامات پر ائمہ طاہرین علیہم السلام سے حقیقی وغیر حقیقی تشیع کے بارے میں روایات نقل کی ہیں، جن سے ہم نے اس مقالے میں استفادہ کیا ہے۔ اسی طرح علامہ مجلسیؒ نے بھی بحار الانوار کی چند جلدوں کے بعض حصوں میں

"شیعوں کی صفات" کے بارے میں ائمہ طاہرینؑ کی احادیث نقل کی ہیں جو ہر محب اہل بیتؑ کے لئے حجت کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ہم نے اس مقالے میں بحار الانوار کے اس حصے سے بھی بہت سی روایات نقل کی ہیں۔

اہل بیت اطہارؑ کی زبان سے شیعوں کے اوصاف

ان اوصاف کو ہم انفرادی اور اجتماعی اوصاف میں تقسیم کرکے بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں۔

شیعوں کے انفرادی اوصاف

اس حصے میں شیعوں کی بعض انفرادی خصوصیات کی طرف اشارہ کیا جائے گا کہ جن کی وجہ سے اہل بیت اطہارؑ کے حقیقی شیعہ اور پیروکار کو پہچانا جاسکتا ہے اور شیعیت کا دعویٰ کرنے والے ہر شخص کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو ان اوصاف و خصوصیات سے مزین کرے اور اپنی پیروی اہل بیتؑ کو اس معیار پر پرکھے۔

۱۔ تشیع کا دعویٰ

صدر اسلام سے ہی تشیع کی پہچان کا معیار عمل اور پیروی اہل بیت رسولؐ تھا جیسا کہ اس روایت سے واضح ہوتا ہے:

وقال الإمام(ع): قال رجل لرسول اللّه(ص)... فقال رسول اللّه(ص): لا تقل إنّه من شيعتنا فإنّه كذب، إنّ شيعتنا من شيّعنا و تبعنا في أعمالنا و ليس هو الّذي ذكرته في هذا الرّجل من أعمالنا۔

امام فرماتے ہیں: ایک شخص نے رسول خداؐ سے عرض کیا: ---"رسول خداؐ نے فرمایا: یہ مت کہو وہ ہمارے شیعوں میں سے ہے، یہ جھوٹ ہے، ہمارا شیعہ تو وہ ہے جو ہمارے ساتھ چلے اور اعمال میں ہماری پیروی کرے اور جس شخص کے بارے میں تم نے کہا (ہمسائے کی حریم کی طرف دیکھنا) ہمارے اعمال میں سے نہیں ہے۔(5)

۲۔ امانتداری

مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنٰادِهِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمٰالِيِّ، قالَ: سَمِعْتُ سَيِّدَ الْعٰابِدِينَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ عليه السّلام يَقُولُ لِشِيعَتِهِ: عَلَيْكُمْ بِأَداءِ الْأَمٰانَةِ، فَوَ الَّذِي بَعَثَ مُحَمَّداً، صلّى اللّه عليه و آله بِالْحَقِّ نَبِيّاً، لَوْ أَنَّ قٰاتِلَ أَبِي الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَلَيْهِمَا السَّلامُ، اِئْتَمَنَنِي عَلَى السَّيْفِ الَّذِي قَتَلَهُ بِهِ، لَأَدَّيْتُهُ إِلَيْهِ۔(6)

محمد بن علی بن الحسین، ابوحمزہ ثمالی سے نقل کیا ہے کہ میں نے امام زین العابدین علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ اپنے شیعوں سے فرما رہے تھے: تمہارے اوپر واجب ہے امانتوں کا واپس کرنا۔ اس خدا کی قسم جس نے محمدؐ کو نبی برحق بنا کر بھیجا ہے، اگر میرے باپ حسین ابن علی علیہما السلام کا قاتل جس تلوار سے اس نے میرے باپ کو قتل کیا ہے، میرے پاس بطور امانت رکھ دے تو میں اس کو واپس کردوں گا۔

۳۔ تقویٰ و پرہیزگاری

وسائل میں امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے: لاٰتُنٰالُ وِلاٰيَتُنٰا اِلاّٰ بِالْعَمَلِ وَالْوَرَعِ: یعنی؛ ہماری ولایت تقویٰ اور پرہیزگاری کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی۔(7)

ایک دوسری روایت ہے:

عن ابی عبد اللہ قالَ: یا عِیسیٰ بْنَ عَبْدِ اللہ! لَیْسَ مِنّا وَلا کَرامَةُ مَنْ کانَ فی مِصْرٍ فِیهِ مِأَةُ أَلْفٍ اَوْ یَزِیدُونَ وَکانَ فی ذٰلِكَ الْمِصْرِ اَحَدٌ اَوْرَعَ مِنْهُ۔ (8)

دوسری روایت میں ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "جس شہر میں ایک لاکھ آدمی رہتے ہوں اور اس میں ہمارا ایک شیعہ ہو جس سے کوئی اور زیادہ پرہیزگار ہو، وہ شخص ہمارا شیعہ نہیں ہے" کافی شریف میں بھی اس مضمون کی روایت موجود ہے۔

اس روایت کے ذیل میں امام خمینیؒ ایک شبہے کا ازالہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "یہ بات سمجھ لینی چاہئے کہ بحسب روایات کمال تقویٰ کا معیار محرمات الٰہیہ سے اجتناب ہے۔ جو بھی محرمات سے پرہیز کرے گا وہ متّقی ترین آدمی شمار ہوگا۔ لہٰذا یہ بات آپ کی نظر میں نہ آئے اور شیطان آپ کو دھوکہ نہ دے، کیونکہ اس ملعون کی عادت ہے کہ انسان کو مأیوس کر کے شقاوت ابدی کے حوالے کردیتا ہے۔ اس طرح کہ وہ آپ کو سمجھائے گا: جہاں ایک لاکھ یا اس سے زیادہ لوگ ہوں بھلا کیونکر ممکن ہے انسان سب سے زیادہ متقی ہو؟ یہ شیطان لعین کی مکاری اور نفس امارہ کا وسوسہ ہے اور (شیطان کے شبہہ کا) جواب یہ ہے کہ: حسب روایات جو شخص محرمات الٰہیہ سے اجتناب کرے وہ اس روایت میں شامل ہے اور متّقی ترین افراد میں اس کا شمار ہے اور محرمات الٰہیہ سے اجتناب کوئی بہت مشکل کام نہیں ہے، بلکہ تھوڑی سی ریاضت کے بعد تمام محرمات کو ترک کرسکتا ہے اور ظاہر ہے جو شخص اہل سعادت و نجات ہونا چاہتا ہے اور وہ ولایت اہل بیتؑ کے ذریعے عنایات الٰہی کا مستحق بننا چاہتا ہے، اس کو ترک معصیت کے لئے زحمت برداشت کر کے اتنی محنت اور ریاضت تو کرنی ہی ہوگی۔ (9)

۱۔ زیرکی اور عقلمندی

عَن نَوْفِ بنِ عبدِاللّٰهِ البَکالیّ قال: قال لی علیّ علیه السلام: یا نَوْفُ خُلِقْنا مِن طِینَةٍ طَیِّبَةٍ و خُلِقَ شِیعتُنا مِن طِینَتِنا ... فقُلتُ: صِفْ لی شِیعَتَكَ یا أمیرَ المؤمنین، فَبَکی لِذِکْرِی شِیعَتَه و قال: ... فَهُمُ الکاسَةُ الأَلِبّاء.... (10)

نوف بکالی سے منقول ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: ہم اہل بیتؑ، پاک طینت خلق ہوئے ہیں اور ہمارے شیعہ (پیروکار) ہماری ہی طینت پر خلق ہوئے ہیں۔۔۔ میں نے عرض کی: یا امیر المومنین: میرے لئے (حقیقی) شیعہ کی توصیف بیان کریں۔ امام علیہ السلام شیعہ کا نام آتے ہی رو پڑے اور فرمایا۔۔۔ وہ زیرک اور عقل مند ہوتے ہیں۔

۲۔ علم دوستی

عَن ابن أبی یَعْفُور، عَنْ أَبی عبدِاللّٰه علیه السلام قال: إنّ شِیعةَ عَلیٍّ علیه السلام کانُوا ... أهلَ رَأْفَةٍ وَعِلم... (11)

ابن یعفور نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: علیؑ کا شیعہ صاحب علم و رافت ہوتا ہے۔

و قوله علیه السلام: لِنَوْفِ البَکالیّ: أَتَدْرِی یا نَوْفُ مَنْ شِیعَتی؟ قال: لا واللّٰهِ، قال: شِیعَتی ... عُلَماء... (12)

حضرت علی علیہ السلام نے نوف بکالی سے فرمایا: اے نوف! کیا تم جانتے ہو کہ میرا شیعہ (پیروکار) کون ہے؟ نوف نے کہا خدا کی قسم میں نہیں جانتا: امام علیہ السلام نے فرمایا: میرے شیعہ عالم و آگاہ ہوتے ہیں۔

قال نَوْف: عَرَضَتْ لی حاجَةٌ إلی أمیرِ المؤمنین علیّ بن أبی طالب علیه السلام ... فأَقْبَلَ علیه جُنْدَبٌ و الرَّبیعُ، فقالا له: ما سِمَةُ شِیعَتِكَ یا أمیرَ المؤمنین؟ ... و قال: ... یُری لِأَحَدِهِمْ ... حِرْصًا علی عِلْم... (13)

نوف بکالی کہتے ہیں: میں ایک ضرورت کی وجہ سے امام علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔۔اُسی وقت جندب و ربیع بھی وہاں آئے اور کہنے لگے: اے امیر المومنینؑ، آپ کے شیعوں (پیروکاروں) کی علائم کیا ہیں؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: اُن میں سے ہر شخص حصول علم میں بہت زیادہ حریص نظر آئے گا۔

۳۔بہت زیادہ کوشش وجد وجہد

عَنِ المُفَضَّلِ قال: قال أبوعَبْدِاللّه عليه السلام: إِيّاكَ و السَّفَلَةَ؛ فَإِنَّما شِيعَةُ علىٍّ عليه السلام مَن ... اشْتَدَّ جِهادُه... .(14)

مفضل کہتے ہیں: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: سفیہ اور پست لوگوں سے بچو، بتحقیق علیؑ کا شیعہ بہت زیادہ کوشش اور جدوجہد کرنے والا ہے۔

وَصِيَّتُهُ عليه السلام لِعَبْدِاللّهِ بنِ جُنْدَب ... يا ابنَ جُنْدَب بَلِّغْ شِيعَتَنا و قُلْ لَهُمْ: لاتَذْهَبَنَّ بِكُمُ المَذاهِبُ، فَوَاللّهِ لاتُنالُ وِلايَتَنا إلاّ بالوَرَعِ وَ الاِجْتِهادِ فِى الدُّنْيا... (15)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے عبداللہ بن جندب کو جو وصیتیں کی ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے: ۔۔۔اے جندب! ہمارے شیعوں تک یہ بات پہنچادو کہ مختلف قسم کے مذاہب اور رجحانات تمہیں گمراہ نہ کردیں۔ خدا کی قسم! ہماری ولایت، دنیا میں کوشش اور ورع و تقویٰ کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی۔۔۔الخ

۴۔تواضع اور انکساری

و بِالإِسْنادِ إلى أَبِي محمّدٍ العسكرىّ أَنَّهُ قال: ... مَنْ تَواضَعَ فِي الدُّنْيا لإِخْوانِه فَهُوَ عِنْدَاللّهِ مِنَ الصِّدِّيقِينَ و مِنْ شِيعَةِ علىّ بنِ أَبِي طالِبٍ عليه السلام حَقًّا... .(16)

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو بھی اپنے کسی دینی بھائی کے ساتھ تواضع وانکساری کے ساتھ پیش آتا ہے، اُس کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں "صدیقین" اور علی علیہ السلام کے شیعوں میں شمار ہوتا ہے۔

عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللّهِ جَعْفَرِ بنِ محمّد صَلَواتُ اللّهِ عَلَيْهِما أَنّه قالَ: لَنُحِبُّ مِنْ شِيعَتِنا مَن كانَ عاقِلاً ... ثُمَّ قال: إِنَّ اللّهَ تَبارَكَ وَ تَعالى خَصَّ الأنبياءَ عليه السلام بِمَكارِمِ الأَخْلاقِ فَمَنْ كانَتْ فيهِ فَلْيَحْمَدِ اللّهَ عَلى ذلِكَ و مَنْ لَمْ يَكُنْ فيه فَلْيَتَضَرَّعْ إِلَى اللّهِ وَلْيَسْأَلْهُ، قال: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِداك و ماهِيَ؟ قال: ... القُنُوعُ... .(17)

بکیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ہمارے شیعوں میں سے جو بھی عاقل ہوتا ہے ہم اُسے دوست رکھتے ہیں۔۔۔اس کے بعد فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ نے انبیائے کرام کو مکارم اخلاق کے ساتھ مختص فرمایا ہے پس جس میں بھی مکارم اخلاق ہیں اُسے بارگاہ الٰہی میں شکر کرنا چاہیے اور جس میں اخلاق نہیں ہے، اُس کو بارگاہ الٰہی میں گریہ وزاری کرنی چاہیے اور اُس سے حسن خلق طلب کرنا چاہیے، بکیر نے عرض کی وہ اخلاق کون سے ہیں، امامؑ نے فرمایا: تواضع اور انکساری۔

۴۔شدت غم وحزن

کافی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: شِيْعَتُنَا (هُمْ) الشَّاحِبُونَ الذَّابِلُونَ النَّاحِلُونَ الَّذِينَ اِذا جَهَّنُمُ اللَّيْلُ اِسْتَقْبَلُوهُ بِحُزْنٍ۔(18)

''ہمارے شیعہ وہ ہیں جو حزن واندوہ والے اور شدت حزن وعبادت سے کمزور جسم والے ہیں، وہ ایسے ہیں کہ جب رات کی تاریکی چھا جاتی ہے تو اس کا استقبال حزن کے ساتھ کرتے ہیں''۔

اس طرح کی علامات شیعہ کو بیان کرنے والے روایات بہت زیادہ ہیں۔

۵۔شکم وفرج کی حرام سے حفاظت

کافی ہی میں امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ آپ نے مفضل سے فرمایا: اِيَّاكَ وَالسَّفْلَةَ! فَاِنَّمَا شِيْعَةُ عَلِيٍّ. مَنْ عَفَّ بَطْنُهُ وَفَرْجُهُ وَاشْتَدَّ جِهَادُهُ وَعَمِلَ لِخَالِقِهِ وَرَجَا ثَوَابَهُ وَخَافَ عِقَابَهُ. فَاِذَا رَاَيْتَ اُولٰئِكَ، فَاُولٰئِكَ شِيْعَةُ جَعْفَرٍ۔(19)

''پست قسم کے لوگوں سے بچو! حضرت علیؑ کے شیعہ وہی ہیں جن کے شکم وشرمگاہ حرام سے آلودہ نہ ہوں، جہاد میں شدید ہوں، اپنے خالق کے لئے عمل کرتے ہوں، اس کے ثواب کی امید رکھتے ہوں، اس کے عقاب سے ڈرتے ہوں، اگر ایسے لوگوں کو دیکھو تو یہی لوگ جعفر صادقؑ کے شیعہ ہیں۔

٦۔عدل وانصاف کی اہمیت

وَعَنْ الأَمَالِي، لِلْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الطُّوسِّي، شَيْخِ الطَّائِفَةِ، رَحِمَهُ اللهُ، بِاِسْنَادِهِ عَنِ الرِّضَا عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ (عَلَيهِمُ السَّلامُ) اَنَّهُ قَالَ لِخَيْثَمَةَ: اَبْلِغْ شِيْعَتَنَا اَنَّا لَا نُغْنِي مِنَ اللهِ شَيْئاً، وَبْلِغْ شِيْعَتَنَا اَنَّهُ لَا يُنَالُ مَا عِنْدَ اللهِ اِلَّا بِالعَمَلِ، وَبْلِغْ شِيْعَتَنَا اَنَّ اَعْظَمَ النَّاسِ حَسْرَةً يَوْمَ القِيَامَةِ مَنْ وَصَفَ عَدْلاً ثُمَّ خَالَفَهُ اِلَى غَيْرِهِ، وَبْلِغْ شِيْعَتَنَا اَنَّهُمْ اِذَا قَامُوا بِمَا اُمِرُوا اَنَّهُمْ هُمُ الفَائِزُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ۔(20) شیخ الطائفہ طوسی کی امالی میں امام رضا علیہ السلام کے واسطہ سے امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ آپ نے خیثمہ سے فرمایا: ہماری شیعوں کو بتا دو ہم خدا سے بے نیاز نہیں ہیں اور ہمارے شیعوں کو یہ خبر بھی دے دو کہ خدا کے پاس جو چیزیں ہیں وہ بغیر عمل کے نہیں مل سکتیں اور (یہ بھی) ہمارے شیعوں سے کہہ دو کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ حسرت وافسوس اس کو ہوگا جو عدل وانصاف کی توصیف کرے اور اس کی (عملًا) مخالفت کرے اور اس کو چھوڑ کر کسی اور صفت کو اپنالے اور یہ بھی خبر دے دو کہ اگر انہوں نے حکم خدا پر عمل کیا تو قیامت کے دن وہی کامیاب ہوں گے۔

۵۔صداقت وسچائی

عَن زَيْدِ الشَّحّامِ عَنْ أَبِي عبدِ اللّٰهِ عليه السلام عَن أَبيه عليه السلام قال: إِنَّ الرَّجُلَ كَانَ فِي القَبِيلَةِ مِنْ شِيعَةِ عليّ عليه السلام فَيَكُونُ زَيْنَهَا... أَصْدَقُهُمْ... تُسْأَلُ العَشِيرَةُ عَنْهُ فَتَقُولُ: مَنْ مِثْلُ فُلانٍ! إِنَّهُ لَأَدَّانَا لِلأَمانَةِ وَأَصْدَقُنَا لِلْحَدِيثِ۔(21)

زید شحام کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد گرامی (امام محمد باقرؑ) سے نقل کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ امام علی علیہ السلام کے شیعوں میں سے ایک شخص اپنے قبیلے کی زینت شمار ہوتا تھا۔۔ کیونکہ اُن میں سب سے زیادہ سچا شخص وہی تھا۔ جب اُس کے قبیلے سے اُس کے بارے میں پوچھا جاتا تھا تو وہ کہتے تھے: فلاں شخص کی طرح۔۔۔ کیونکہ وہ امانتداری اور سچائی میں ہم سب سے بہتر ہے۔

عَن بُكَيْرٍ، عَن أَبِي عبدِ اللّٰهِ جعفرِ بنِ محمّدٍ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِما أَنّه قال: لَنُحِبُّ مِن شِيعَتِنا مَنْ كانَ... صَدُوقًا وَفِيًّا، ثُمَّ قال: إنّ اللّٰهَ تَبارَكَ وَتَعالى خَصَّ الأَنْبِياءَ عليه السلام بِمَكارِمِ الأَخْلاقِ... قال: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِداكَ وَما هي؟ قال: ...صِدْقُ الحَدِيثِ....(22)

بکیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: بلاشک ہم اپنے شیعوں میں سے اُس شخص کو پسند کرتے ہیں کہ جو سچا اور وفادار ہو۔۔۔ پھر فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ نے انبیائے کرام کو مکارم اخلاق سے مخصوص کیا ہے۔ بکیر نے پوچھا: میں قربان جاؤں وہ مکارم اخلاق کون سے ہیں۔ فرمایا: جب بات کرے تو سچ بولے۔

وقالَ عليه السلام لِشِيعَتِهِ: أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ... وصِدْقِ الحَدِيثِ... (23)

امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے شیعوں سے فرمایا: میں تمہیں تقویٰ الٰہی اور راستگوئی کی وصیت کرتا ہوں۔

٦۔صاحب کردار و عمل

بِإِسْنادٍ أَخي دعبل، عن أبي جعفر عليه السلام أَنَّهُ لايُنالُ ما عِنْدَاللّهِ إلاّ بِالْعَمَلِ، و أَبْلِغْ شِيعَتَنا أَنَّ أعظمَ الناسِ حسرةً يَوْمَ القِيامَةِ مَن وَصَفَ عَدْلاً ثُمَّ خالَفَهُ إلى غَيْرِه، وَ أَبْلِغْ شِيعَتَنا أَنَّهُمْ إذا قامُوا بما أُمِرُوا أَنَّهُمْ هُمُ الفائِزُون يومَ القِيامَةِ۔(24)

دعبل نے امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو کچھ خدا کے پاس ہے وہ عمل کے بغیر نہیں مل سکتا، ہمارے شیعوں کو بتادو کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ حسرت وہ شخص کھائے کہ جو عدالت اور سچائی کی تو تعریف کرے، لیکن اس کے بر عکس عمل کرے اور شیعوں تک یہ حقیقت پہنچادو کہ وہ جس کام پر مامور کئے گئے ہیں اگر اُسے انجام دیں گے تو بلاشک قیامت کے دن سعادت مند ہوں گے۔

عَنْ جابِرٍ، عَنْ أَبي جَعْفَرٍ عليه السلام في قَوْلِهِ تَعالى: "و بشّر الذين آمنوا و عملوا الصالحات" فَالَّذين آمَنُوا و عَمِلُوا الصّالِحاتِ عَلِيُّ بْنُ أَبي طالبٍ عليه السلام و الأَوْصِياءُ مِنْ بَعْدِهِ و شِيعَتُهُمْ، قالَ اللّهُ تَعالى: "أنّ لهم جنّات تجري من تحتها الأنهار"۔(25)

جابر سے منقول ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "و بشّر الذين آمنوا و عملوا الصالحات" (جو لوگ ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال انجام دیئے ہیں اُنہیں بشارت دے دو) کے بارے میں فرمایا: "الذين آمنوا۔۔۔" حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور اُن کے بعد آنے والے اوصیا اور اُن کے شیعوں کے بارے میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کے بارے میں فرمایا ہے: "أنّ لهم جنّات تجري من تحتها الأنهار" یعنی بتحقیق انہی کے لئے جنت کے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔

عَنْ جابرٍ عن أبي جعفرٍ عليه السلام و عَنْ تميمِ بنِ حذيَم عن ابن عبّاس قال: لمّا نَزَلَ هذِهِ الآيَة: "إنّ الذين آمنوا و عملوا الصّالحات أولئك هم خير البريّة" قال النبيُّ صلى الله عليه و آله لِعَلِيٍّ عليه السلام: هُوَ أَنْتَ وَ شِيعَتُك، تَأْتي أَنْتَ وَ شِيعَتُك يومَ القِيامَةِ راضِيينَ مَرْضِيّين..."(26)

جابر نے امام محمد باقر علیہ السلام سے تمیم اور ابن عباس کے ذریعے نقل کیا ہے: جب یہ آیہ مجیدہ نازل ہوئی: "إنّ الذين آمنوا وعملوا الصّالحات أولئك هم خير البريّة "(27) (بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وہی لوگ ساری مخلوق سے بہتر ہیں) تو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: اس آیت سے مراد تو اور تیرے شیعہ ہیں، جو روز قیامت عرصہ محشر میں اس حال میں وارد ہوں گے کہ تم بھی خدا سے راضی ہوگے اور خدا بھی تم سے راضی ہوگا۔(28)

۷۔شیعہ کی ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگی

عن مِهْزَمٍ قال: دَخَلْتُ عَلى أبي عبداللّه عليه السلام فَذَكَرْتُ الشِيعَةَ فقال: يا مِهْزَمُ إنَّما الشِيعَةُ مَنْ ... لَمْ يَخْتَلِفْ قَوْلُهُمْ وَ إِنِ اخْتَلَفَ بِهِمُ البُلْدان....(29)

مھزم کہتے ہیں میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور شیعہ کو یاد کیا تو امام علیہ السلام نے فرمایا: اے مھزم، بتحقیق شیعہ وہ ہیں۔۔۔ جن کے قول میں اختلاف نہیں ہوتا خواہ اُن کے شہر اور علاقے کتنے ہی دور کیوں نہ ہوں۔

عن مِهْزَمٍ الأَسَدِيّ قال: قال أَبُوعَبْدِاللّهِ عليه السلام: يا مِهْزَمُ شِيعَتُنا ... لَنْ تَخْتَلِفَ قُلُوبُهم، وَإِنِ اخْتَلَفَ بِهِمُ الدّار... (30)

مھزم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے مھزم! ہمارے شیعہ وہ ہیں کہ جن کے دل ہر گز ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے، اگرچہ ان کے گھر ایک دوسرے سے دور ہی کیوں نہ ہوں۔

قال عليٌّ علیه السلام لِمَوْلاہُ نَوْفِ الشامِیِّ: ... هَلْ تَدْرِی مَنْ شِیعَتِی؟ قال: لا وَاللّٰهِ، قال: ... شِیعَتِی الّذین ... إِخْتَلَفَ بِهِمُ الأَبْدانُ، وَلَمْ تَخْتَلِفْ قُلُوبُهم... (31)

حضرت علی علیہ السلام نے اپنے محب نوف شامی سے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ شیعہ کون ہے؟ نوف نے عرض کی: خدا کی قسم میں نہیں جانتا: تو امام علیہ السلام نے فرمایا: میرے شیعہ وہ لوگ ہیں کہ جن کے بدن تو ایک دوسرے سے جدا ہیں، لیکن اُن کے دل جدا نہیں۔

۸۔ظاہر و باطن میں یکسانیت

قال أبوعبدِاللّٰهِ علیه السلام: یَنْبَغی لِمَنِ ادَّعی هذَا الأَمرَفِی السِّرِّ أَنْ یَأْتِیَ عَلَیْهِ بِبُرْهانٍ فِی العَلانِیَةِ، قُلْتُ: وَ ما هَذَا البُرْهانِ الّذی یَأْتِی بِهِ فِی العَلانِیَةِ؟ قال: یُحِلُّ حَلالَ اللّٰهِ ویُحَرِّمُ حَرامَ اللّٰهِ وَیَکُونُ لَهُ ظاهِرٌ یُصَدِّقُ باطِنَه۔(32)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص تنہائی میں اس امر (شیعہ ہونے) کا دعویٰ کرتا ہے اُسے آشکارا طور پر برہان و دلیل بھی پیش کرنی چاہیے (راوی کہتا ہے) میں نے پوچھا وہ کون سی دلیل و برہان ہے کہ جو اسے علانیہ پیش کرنی چاہیے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: حلال خدا کو حلال سمجھے اور حرام خدا کو حرام جانے اور ایسے ظاہر کا مالک ہو جو اس کے باطن کی تصدیق کرے۔

۹۔برائی کرنے والوں سے درگذر

عَنْ أَبِی إِسماعِیلِ قال: قُلْتُ لِأَبِی جَعْفَرٍ: جُعِلْتُ فِداكَ، إِنَّ الشِیعَةَ عِنْدَنا کَثِیرٌ فقال: ... هَلْ یَتَجاوَزُ المُحْسِنُ عَلَى المُسیء و یَتَواسَوْنَ؟ فَقُلْتُ: لا، فقال: لَیْسَ هؤُلاءِ شیعةٌ، الشیعةُ مَنْ یَفْعَلُ هذا۔(33)

ابو اسماعیل کہتے ہیں: میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کی: میں آپ پر قربان جاؤں، ہمارے ہاں بہت زیادہ شیعہ ہیں۔ امامؑ نے فرمایا: کیا نیک لوگ، برائی کرنے والوں سے درگذر کرتے ہیں اور مساوات و برابری کا خیال کرتے ہیں؟ میں نے کہا: نہیں، امامؑ نے فرمایا: پس وہ شیعہ نہیں ہیں، شیعہ تو وہ ہے جو ایسا کرے۔

۱۰۔سادگی

عَنْ جابِرعَنْ أَبِی جَعْفَرٍ علیه السلام قال: قال: یا جابِرُإِنَّما شِیعَةُ عليٍّ علیه السلام مَنْ ... أولئك الخَفِیفَةُ عَیْشُهُمْ.... (34)

جابر سے منقول ہے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے جابر! بے شک شیعیان علی علیہ السلام وہ لوگ ہیں جن کی سطح زندگی بہت ہی معمولی ہے۔

عَنْ أَبِی بَصِیر، عَنْ أَبِی عَبْدِاللّٰه علیه السلام قلتُ: جُعِلْتُ فِداك، صِفْ لِی شِیعَتَك، قال: ... شِیعَتُنا الخَفِیفَةُ عَیْشُهُمْ...(35)

ابو بصیر کہتے ہیں میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی: میں قربان جاؤں میرے لئے اپنے شیعوں کی تعریف کیجئے تو امام علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے شیعہ معمولی زندگی گذارتے ہیں۔

۱۱۔نماز کی پابندی

عَنِ ابن عُمَیْرٍ قال: قلتُ لِأَبِی الحسن موسی علیه السلام: أخبرنی عَنْ تَخَتُّمِ أمیرالمؤمنین علیه السلام بِیَمِینِهِ ... فقال: ... وَ هُوَعَلامَةٌ لِشِیعَتِنا، یُعْرَفُونَ بِهِ وبالمُحافَظَةِعَلی أَوْقاتِ الصَّلاةِ....(36)

ابن عمیر کہتے ہیں: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی: مجھے حضرت علی علیہ السلام کے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کی وجہ سے آگاہ فرمایئے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: یہ ہمارے شیعوں کی علامت ہے، وہ اس کے ذریعے اور نماز کے وقت کی پابندی کی وجہ سے پہنچانے جاتے ہیں۔

عَن اللَّيْثِي، عَنْ جَعْفَرَ بنِ محمّد عليه السلام قال: امتَحَنُوا شِيعَتَنا عِنْدَ ثَلاث: عِنْدَ مَواقيتِ الصَّلَواتِ كَيفَ مُحافَظَتُهُمْ عَلَيْها...(37)

لیثی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ہمارے شیعوں کی تین مقامات پر آزمائش ہوتی ہے: نماز کے وقت اُنہیں دیکھیں کہ وہ اس کی کس طرح حفاظت کرتے ہیں۔۔۔الخ

عن ابو بصیر قالَ: قالَ الصّادقُ : شِيعَتُنا اهْلُ الْوَرَعِ وَالأَجْتِهادِ واَهْلُ الْوَفاءِ وَالأَمانَةِ وَاهْلُ الزُّهْدِ وَالْعِبادَةِ وَاَصْحابُ الاِحْدیٰ وَخَمْسِينَ رَكْعَةً فِى الْيَوم وَاللَّيْلَةِ، القائِمُونَ بِاللَّيْلِ الصّائِمُونَ بِالنَّهارِ، يُزَكُّونَ اَمْوالَهُمْ وَيَحِجُّونَ الْبَيْتَ وَيَجْتَنِبُونَ كُلَّ مُحَرَّمٍ"۔

ابو بصیر کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے شیعہ اہل ورع واجتہاد، وفا وامانت اور اہل زہد و عبادت ہوتے ہیں، دن رات میں ۵۱ رکعت نماز پڑھنے والے، راتوں کو عبادت گزار اور دن میں روزہ دار ہوتے ہیں، اپنے اموال کی زکات دیتے، حج کرتے اور ہر حرام شئے سے بچتے ہیں۔ (38)

شیعوں کے اجتماعی اوصاف

انسان کی اجتماعی و انفرادی خصوصیات میں فرق کرنا اور اُن کی حدود مقرر کرنا بعض اوقات مشکل ہوتا ہے کیونکہ انسان مختلف پہلوؤں کا حامل ہوتا ہے، لیکن انسان کی بعض خصوصیات فردی سے زیادہ اجتماعی رنگ لئے ہوتی ہیں اور اُن کا زیادہ تر تعلق دوسروں کے حقوق سے ہوتا ہے لہٰذا یہاں روایات معصومین علیہم السلام میں شیعوں کی بعض ایسی صفات کی نشاندہی کرائی جائے گی جن کا اجتماعی پہلو، فردی پہلو سے زیادہ واضح ہے۔ پھر دین اسلام نے بھی انسانوں کے فردی فرائض سے زیادہ اجتماعی ومعاشرتی فرائض کو زیادہ اہمیت دی ہے۔ اس لحاظ سے شیعوں کے یہ اوصاف زیادہ اہمیت رکھتے ہیں اور شیعوں کے سنگین فرائض کا تعین بھی انہی کے ذریعے ہوتا ہے۔

۱۔دوسروں کی تحقیر سے اجتناب

إِنّي سَمِعْتُ أَبا عَبْدِ اللّه عليه السلام يَقُولُ: ...لا تُحَقِّرُوا وَ لا تَجْفُوا فُقَراءَ شِيعَةِ آلِ محمّد صلى الله عليه و آله ...(39)

(مفضل بن عمر کہتے ہیں) میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ۔۔۔آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شیعہ فقراء کی تحقیر و توہین نہ کرو۔

۲۔حق بات کو قبول کرنا

إِنّي سَمِعْتُ أَبا عَبْدِ اللّهِ عليه السلام يَقُولُ: ... لا تَغْضَبُوا مِنَ الحَقِّ إِذا قيلَ لَكُمْ. وَ لا تَبْغُضُوا أَهْلَ الحَقِّ إِذا صَدَعُوكُمْ بِهِ، فَإِنّ المُؤْمِنَ لا يَغْضَبُ مِنَ الحَقِّ إِذا صُدِعَ بِه۔(40)

(مفضل بن عمر نے شیعوں کو وصیت کرتے ہوئے کہا) میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ جب تمہیں کوئی حق بات کہی جائے تو اُسے سن کر تم غصہ نہ کرو اور اہل حق جب تمہیں حق بات کی طرف بلائیں تو اُس سے کینہ نہ رکھو چونکہ مومن کو جب حق بات کی طرف بلایا جاتا ہے تو اس پر غضب ناک نہیں ہوتا۔

۳۔اہل سنت کے ساتھ پسندیدہ رویہ

و قال عليه السلام لِشِيعَتِهِ: أُوصِيكُم بِتَقْوَى اللّهِ وَ ... صَلُّوا فى عَشائِرِهِمْ وَاشْهَدُوا جَنائِزَهُمْ وَعُودُوا مَرْضاهُمْ وَ أَدُّوا حُقُوقَهُمْ فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ إِذا وَرَعَ فى دِينِه وَ صَدَقَ فى حَدِيثِهِ وَ أَدَّى الأَمانَةَ وحَسُنَ خُلْقُه مَعَ الناسِ قيلَ: هذا شِيعِيٌّ فَيَسُرُّني ذلِكَ. اتَّقُوا اللّهَ وَ كُونُوا زَيْناً وَ

لاتَکُونُوا شَیْناً. جُرُّوا إِلَیْنا کُلَّ مَوَدَّةٍ وَادْفَعُوا عَنّا کُلَّ قَبِیحٍ فَإِنَّهُ ما قِیلَ فِینا مِنْ حُسْنٍ فَنَحْنُ أَهْلُه و ما قِیل فِینا مِنْ سُوْءٍ فَما نَحنُ کَذلِكَ... (41)

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے شیعوں (پیروکاروں) سے مخاطب ہو کر فرمایا: میں تمہیں تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔۔۔اور یہ کہ اُن قبائل کے درمیان (غیر شیعہ کی مساجد میں) نماز ادا کرو، اُن کی تشییع جنازہ میں شرکت کرو، اُن کے بیماروں کی عیادت کرو اور اُن کے (انفرادی واجتماعی) حقوق ادا کرو۔ کیونکہ اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے دین میں تقویٰ اور پرہیزگاری رکھتا ہے اور اپنے قول کا سچا ہے اور امانتیں ادا کرتا ہے اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آتا ہے تو کہا جائے گا کہ وہ (اہل بیت اطہارؑ کا) شیعہ اور پیروکار ہے اور اس بات سے مجھے خوشی ہو گی۔ تقویٰ الٰہی کا خیال رکھو اور ہمارے لئے باعث زینت بنو نہ باعث ننگ و عار۔ ہر قسم کی اچھائی کو ہماری طرف نسبت دو اور ہر قسم کی برائی سے ہمیں دور رکھو، کیونکہ جتنی بھی اچھائیاں ہمارے بارے میں ذکر کی جاتی ہیں ہم اُن کے سزاوار ہیں اور جن برائیوں کو ہم سے منسوب کیا جاتا ہے، ہم اُن سے بری الذمہ ہیں۔

عَنْ عُمَرَ بنِ أَبانٍ قال: سَمِعْتُ أَباعَبْدِاللّهِ علیه السلام یقول: یا مَعْشَرَ الشِیعَة ... عُودُوا مَرْضاهُمْ، وَاشْهَدُوا جَنائِزَهُمْ و صَلُّوا فی مَساجِدِهِم وَلایَسْبِقُوکُمْ إلی خیرٍفَأَنْتُمْ وَاللّهِ أَحَقُّ مِنْهُمْ بِه۔ (42)

عمر بن ابان کہتے ہیں: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے گروہ شیعہ! (غیر شیعہ) بیماروں کی عیادت کرو اور اُن کی تشییع جنازہ میں شرکت کرو اور اُن کی مساجد میں نماز پڑھو۔ کہیں وہ نیک کاموں میں تم پر سبقت نہ لے لیں۔ خدا کی قسم! تمہیں اُن سے زیادہ نیکی کے کام انجام دینے چاہیے۔

۴۔جو اپنے لئے پسند کرتے ہو دوسروں کے لئے وہی پسند کرو

و قال علیه السلام لِلْمُفَضَّلِ: أُوصِیكَ بِستِّ خِصالٍ تُبَلِّغُهُنَّ شِیعَتی، قُلْتُ: وَ ما هُنَّ یا سَیِّدی ؟ قال علیه السلام: ... و أَنْ تَرْضی لِأَخِیكَ ما تَرْضی لِنَفْسِك...(43)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مفضل سے فرمایا: میں تجھے چھ اوصاف کی تاکید کرتا ہوں کہ جو میرے شیعوں تک پہنچا دو۔ میں نے عرض کی وہ کون سے اوصاف ہیں تو امام علیہ السلام نے فرمایا:۔۔۔جو کچھ اپنے لئے پسند کرتے ہو دوسروں کے لئے بھی وہی پسند کرو۔۔۔الخ

۵۔کمزوروں کی حمایت

دَخَلَ سَدِیرُ الصَّیْرَفِیُّ عَلی أَبی عبدِاللّه علیه السلام و عِنْدَهُ جماعةٌ مِنْ أَصْحابِهِ فقال: یا سَدِیرُ لاتَزالُ شِیعَتُنا مَرْعِیّینَ مَحْفُوظِینَ مَسْتُورِینَ مَعْصُومِینَ ما أَحْسَنُوا النَظَرَ لِأَنْفُسِهِمْ فیما بَیْنَهم و بَیْنَ خالِقِهِم وَ صَحَّتْ نِیّاتُهم لِأَئِمّتِهِمْ وَ بَرُّوا إِخْوانَهُم فَعَطَفُوا عَلی ضَعِیفِهِمْ وَ تَصَدَّقُوا عَلی ذَوِی الفاقِةِ مِنْهُمْ...(44)

سدیر صرفی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے، اُس وقت امامؑ کے کچھ اصحاب بھی وہاں موجود تھے، امام علیہ السلام نے اُن سے فرمایا: اے سدیر! ہمارے شیعہ جب تک اپنے متعلق اور اپنے پروردگار کے متعلق حُسن ظن رکھیں گے اور اپنے ائمہ (پیشواؤں) کے بارے میں اُن کی نیتیں ٹھیک رہیں گی، اپنے دینی بھائیوں کے ساتھ نیکی کرتے رہیں گے، اپنی طرف رجوع کرنے والے ضعیف و کمزور لوگوں کی حاجات پوری کرتے رہیں گے اور ضرورت مندوں کو صدقہ دیتے رہیں گے، ہمیشہ خدا کی حفاظت اور نظر کرم سے بہرہ مند رہیں گے اور دشمنوں کے ضرر اور گناہوں سے محفوظ رہیں گے۔

۶۔دوسروں کو نقصان پہچانے سے اجتناب

عَنْ نَوْفِ بِنِ عَبْدِاللّٰہ البِکالی قال: قالَ لِی علیؑ علیہ السلام: ... یا نَوْفُ شِیعَتی واللّٰہِ ... شُرُورُهُمْ مَکْنُونَةٌ ... أَنْفُسُهُمْ مِنْهُمْ فی عِناءٍ، و النّاسُ مِنْهُمْ فی راحَة... (45)

نوف بکالی کہتے ہیں حضرت علی علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا:۔۔۔خدا کی قسم! ہمارے شیعوں کا شر پوشیدہ ہے اور وہ کسی کو نقصان نہیں پہنچاتے۔۔۔وہ خود دوسروں کی طرف سے سختیاں سہتے رہتے ہیں (لیکن) لوگ اُن کی طرف سے آسائش میں رہتے ہیں۔۔۔الخ

ایک اور مقام پر امام علیہ السلام نے فرمایا: ''شِیعَتُنا... شُرُورُهُمْ مَأْمُونَة...'' (46) یعنی؛ ہمارے شیعہ کسی کو نقصان و ضرر نہیں پہنچاتے۔

۷۔عہد وپیمان پورا کرنا

اجتماعی حقوق میں سے ایک اہم ترین حق دوسروں کے ساتھ کیا ہوا عہد وپیمان پورا کرنا ہے، جس معاشرے میں عہد وپیمان کی پابندی نہیں ہوتی وہ معاشرہ جہنم بن جاتا ہے اور بدعہدی کا نشانہ بننے والے لوگ ہمیشہ اذیت ناک زندگی گذارتے ہیں اور بدعہد طبقہ معاشرے کا ناپسندیدہ ترین طبقہ سمجھا جاتا ہے۔امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے پیروکاروں کو بدعہدی جیسی بُری صفت سے مبرا جانتے ہیں۔

عَنْ أَبِی بَصِیرقالَ: قالَ الصّادِقُ علیہ السلام: شِیعَتُنا ... أَهْلُ الوَفاء... (47)

ابو بصیر سے منقول ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے شیعہ اہل وفا ہیں۔

عَنْ بُکَیْر، عَنْ أَبِی عَبْدِاللّٰہِ جَعْفَرِ بن محمّد صَلَواتُ اللّٰہِ عَلَیْهِما أَنَّهُ قالَ: لَنُحِبُّ مِنْ شِیعَتِنا مَنْ کان... وفیّاً... (48)

بکیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: یقیناً میں اپنے اُن شیعوں سے محبت کرتا ہوں جو اپنے عہد وپیمان کے بہت زیادہ وفادار ہوتے ہیں۔

۸۔دوسروں کے ساتھ صلح پسندی

عَنْ أَبِی جَعْفَرٍ علیہ السلام قال: أَمِیرُالمُؤْمنین علیہ السلام: شِیعَتُنا ... سِلْمٌ لِمَنْ خالَطُوا۔ (49)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے شیعہ۔۔۔(ہمیشہ) اپنے ہم نشینوں کے ساتھ صلح جوئی کا رویہ رکھتے ہیں۔

و قال علیہ السلام: یا شِیعَةَ آلِ محمّدٍ صلی الله علیه و آله إِنَّهُ لَیْسَ مِنّا مَنْ ... لَمْ یُحْسِنْ صُحْبَةَ مَنْ صَحِبَهُ ... وَ مُصالِحَةَ مَنْ صالَحَهُ... (50)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: اے آل محمد ﷺ کے شیعوں! وہ شخص ہم میں سے نہیں۔۔۔جو اپنے ہم نشینوں اور لوگوں کے ساتھ نیکی و صلح و آشتی کا رویہ نہ رکھتا ہو۔

۹۔بحث وتکرار سے اجتناب

بِالإِسنادِ عَنْ أَبِی محمّدٍ العسکری علیہ السلام قال: ذُکِرَ عِنْدَ الصادقُ علیہ السلام الجِدالُ فِی الدّین، وَإِنَّ رسولَ اللّٰہ صلی الله علیه و آله و الأَئِمَّةَ المَعْصُومِین علیهم السلام قَدْ نَهَوا عَنْه فقال الصادقُ علیہ السلام: لَمْ یُنْهَ عَنْه مُطْلَقًا لکِنَّه نُهِیَ عَنِ الجِدال بِغَیرالّتی هِیَ أَحْسَن، أما تَسْمَعُونَ اللّٰہَ یَقُولُ؟: '' وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْکِتَابِ إِلَّا بِالَّتِی هِیَ أَحْسَنُ '' و قولہ تعالیٰ: '' ادْعُ إِلَیٰ سَبِیلِ رَبِّكَ بِالْحِکْمَةِ

وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِی هِیَ أَحْسَنُ " فالجدالُ بِالَّتِی هِیَ أَحْسَن قَدْ قَرَنَهُ العُلَماءُ بِالدِّینِ، و الجِدالُ بغیرِالّتی هی أَحْسَن مُحَرَّمٌ وحَرَّمَهُ اللّهُ تعالی عَلی شِیعَتِنا...(51)

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس دین کے بارے میں بحث و تکرار کی بات ہوئی اور یہ کہ حضرت رسول خدا ﷺ اور ائمہ معصومین علیہم السلام نے اس بات سے منع فرمایا ہے تو حضرت (امام جعفر صادقؑ) نے فرمایا: اس سے مطلّقاً نہی نہیں کی گئی، بلکہ ناپسندیدہ اور بے جا بحث و تکرار (جدال) سے منع کیا گیا ہے۔ کیا تم نے خدا کا یہ کلام نہیں سنا کہ "وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ "(52) (یعنی؛ اور (اے مومنو!) اہلِ کتاب سے نہ جھگڑا کرو مگر ایسے طریقہ سے جو بہتر ہو) نیز خداوند متعال کا یہ فرمان کہ "ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ "(53) یعنی؛ (اے رسولؐ) آپ اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ بلایئے اور ان سے بحث (بھی) ایسے انداز سے کیجئے جو نہایت حسین ہو)۔ جو (جدال) بحث و تکرار پسندیدہ ہے اُس سے مراد علمائے دین کا بحث کرنا ہے اور ناپسندیدہ جدال حرام ہے اور خداوند متعال نے اُسے ہمارے شیعوں پر حرام کر دیا ہے۔

۱۰۔ظالم حکمرانوں کے ساتھ تعاون سے اجتناب

شیعہ مسلمانوں کی ایک امتیازی خصوصیت ظلم ستیزی اور مظلوم کی حمایت ہے جو شیعوں نے اپنے معصوم رہبروں سے ورثہ میں لی ہے۔ شیعوں نے ہر دور کے ظالم کے خلاف عَلَم جہاد بلند کیا ہے اور اس ظلم و ستم کے خاتمے کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے ہیں۔ کیونکہ شیعوں کے ائمہ کا سب سے بڑا تاریخی امتیاز یہی ظلم ستیزی تھا جس کی سب سے بڑی مثال کربلا کا معرکہ ہے جس نے شیعیت کو ابھی تک زندہ رکھے ہوئے ہے۔ جس زمانے اور علاقے میں شیعہ ظلم و ستم کے خلاف خاموش دکھائی دیتے ہیں یا ظلم و ستم کا ساتھ دیتے ہوئے نظر آتے ہیں، یہ سمجھیں کہ اس زمانے اور علاقے کے شیعہ، حقیقی شیعیت سے دور ہو چکے ہیں یا اپنے معصوم رہنماؤں کی تعلیمات کو فراموش کر چکے ہیں۔ ظالم حکمرانوں کے ساتھ تعاون سے اجتناب شیعوں کی سب سے بڑی علامت ہے جس کی ائمہ طاہرین علیہم السلام کی تعلیمات میں بہت زیادہ تاکید ملتی ہے۔ اس قسم کی روایات بہت زیادہ ہیں جن میں سے ایک روایت بطور نمونہ پیش کی جا رہی ہے۔

عَنْ مَسْعَدَةِ بنِ صَدَقَة قال: سَأَلْتُهُ، عَنْ قَوْمٍ مِنَ الشِّيعَةِ يَدْخُلُونَ فِي أَعْمالِ السُّلْطان و يَعْمَلُونَ لَهُمْ وَ يَجْبُونَ لَهُمْ و يُوالُونَهُمْ، قال: لَيْسَ هُمْ مِنَ الشِيعَةِ...(54)

مسعدہ بن صدقہ کہتے ہیں: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بعض شیعوں کے بارے میں پوچھا جو سلاطین (ظالم بادشاہوں) کے کاموں میں شریک ہوتے ہیں اور اُن کے لئے کام کرتے ہوئے مالیات جمع کرتے ہیں اور اس طرح اُن کی مدد کرتے ہیں۔ تو امام علیہ السلام نے فرمایا: وہ شیعہ نہیں ہیں۔۔۔الخ

۱۱۔مالی مدد مانگنے سے اجتناب

وَصِيَّتُهُ عليه السلام لِعَبْدِ اللّهِ بنِ جُنْدَب ... يَا ابْنَ جُنْدَبٍ إِنَّمَا شِيعَتُنَا يُعْرَفُونَ بِخِصالٍ شَتّى: ... لايَسْأَلُونَ لَنا مُبْغِضًا، وَلَوْ ماتُوا جُوعًا...(55)

عبداللہ بن جندب کو امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو وصیتیں کی ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ۔۔۔اے فرزند جندب! بلاشک ہمارا شیعہ چند خصوصیات کے ساتھ پہچانے جاتے ہیں۔۔۔ (اُن میں سے ایک یہ کہ) وہ ہمارے دشمنوں سے کوئی چیز نہیں مانگتے خواہ بھوک سے مر ہی کیوں نہ جائیں۔

قال الصّادقُ علیه السلام: شِیعَتُنا مَنْ لایَسْأَلُ الناسَ شَیْئًا وَلَوْ ماتَ جُوعًا.(56)

ایک اور مقام پر فرمایا: ہمارے شیعہ وہ ہیں جو (مخالف) لوگوں سے کوئی چیز نہیں مانگتے خواہ بھوک سے مر ہی کیوں نہ جائیں۔

۱۲۔اعتدال و میانہ روی

عَنْ عَمرِو بنِ سَعِیدِ بنِ بَلال، قال: دَخَلْتُ عَلی أبِی جعفر علیه السلام وَنَحْنُ جَماعَةٌ فقال: کُونُوا النُمْرُقَةَ الوُسْطی یَرْجِعُ إلَیْکُمُ الغالی وَیَلْحَقُ بِکُمُ التالی...(57)

عمرو بن سعید کہتے ہیں میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ میرے ساتھ اور بھی لوگ تھے تو امام علیہ السلام نے فرمایا: تم اُس متوسط تکیہ گاہ کی مانند بن جاؤ کہ جس کی طرف (معاشرے کے) افراط پسند بھی رجوع کریں اور تفریط پسند افراد بھی تم سے ملیں۔۔۔الخ

۱۳۔غلو اور مبالغے سے اجتناب

عن عُمَر بن خالد، عَنْ أبِی جعفر علیه السلام قال: یا مَعْشَرَ الشِیعَةِ شِیعَةِ آلِ محمّدٍ، کُونُوا النُمْرُقَةَ الوُسْطی: یَرْجِعُ إلَیْکُمُ الغالی، وَیَلْحَقُ بِکُمُ التالی، فقال لَهُ رجلٌ مِنَ الأنْصار، یقال له سَعْد: جُعِلْتُ فِداكَ مَا الْغالی؟ قال قومٌ یقولون فِینا ما لانَقُولُه فِی أَنْفُسِنا فَلَیْسَ أُولیِكَ مِنّا وَلَسْنا مِنْهُمْ قال: فَمَا التّالی؟ قال: الْمُرْتادُ یُرِیدُ الخَیْرَ یَبْلُغُهُ الخَیْرُ یُوجَرُ عَلَیْه۔(58)

عمر بن خالد نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اے شیعیان آل محمد ﷺ کی جماعت! تم حد وسط میں رہو کہ غالی لوگ تمہاری طرف رجوع کریں اور تالی تم سے ملحق ہوجائیں۔انصار میں سے کسی شخص نے جس کا نام سعد تھا، عرض کیا: میں قربان جاؤں! غالی کیا ہے؟ فرمایا: غالی ایک قوم ہے جو ہمارے بارے میں ایسی باتیں کہتی ہے جو ہم اپنے بارے میں نہیں کہتے۔نہ یہ لوگ ہم سے ہیں اور نہ ہم ان سے ہیں۔ سعد نے پھر پوچھا: تالی کیا ہے؟ فرمایا: وہ شخص ہے جو طالب ہدایت ہے مگر اس کا راستہ نہیں جانتا، وہ چاہتا ہے کہ اس کو خیر ملے اور وہ عمل کرے۔

اس کے بعد امامؑ شیعوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

خدا کی قسم ہمارے پاس خدا کی طرف سے برائت اور آزادی (کا پروانہ) نہیں ہے۔ہمارے اور خدا کے درمیان کوئی رشتہ داری نہیں ہے اور نہ ہی ہم خدا پر کوئی حجت رکھتے ہیں۔ہم بھی خدا سے تقرب، اس کی اطاعت و فرمانبرداری کے ذریعے حاصل کرتے ہیں۔تم میں سے جو خدا کا مطیع وفرمانبردار ہوگا ہماری ولایت ودوستی اسی کو فائدہ پہنچائے گی اور جو مطیع و فرمانبردار نہ ہوگا ہماری ولایت اس کو فائدہ نہ پہنچائے گی۔تم پر وائے ہو! مغرور نہ ہو، تم پر وائے ہو! مغرور نہ ہو۔(59)

شیعہ، شرک اور غلو سے دور

شرک یہ ہے کہ کوئی اللہ تعالی کی ذات یا صفات خاصہ میں کسی کو شریک قرار دے، قدیم، قادر، مطلق، حی، مرید، مدرک متکلم، عالم، خدا کی صفات ثبوتیہ ہیں جن میں کوئی بھی شریک نہیں ہے اور اگر اور خدا خالق و مالک ہے اب کسی اور کو ان صفات سے بلا قید، متصف سمجھا جائے تو یہ شرک ہے اور اگر کوئی اللہ کے سوا کسی اور کے سامنے سجدہ ریز ہوجائے تو وہ شرک میں مبتلا ہے۔

شیعہ اعتقاد کے مطابق اللہ تعالی "لا مؤثر فی الوجود إلا الله سبحانه"، عالم وجود میں اللہ سبحانہ و تعالی کے سوا کوئی بھی مؤثر نہیں ہے اور اللہ کے سوا جتنے بھی انبیاء اور اولیاء اور اقطاب و علماء و عرفاء یا عام انسان یا دیگر موجودات بھی ہیں وہ سب اللہ تعالی کی

مخلوق ہیں چنانچہ ان کو وجود میں مؤثر سمجھنا شرک ہے اور کہیں کوئی نبی یا کوئی ولی کوئی معجزہ دکھاتا یا کائنات میں کوئی تصرف کرتا نظر آئے تو جان لینا چاہئے کہ اس کو تصرف کا یہ حق اور یہ اختیار اللہ تعالی نے عطا فرمایا ہے اور یہ تصرف ان کا ذاتی نہیں ہے۔

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت اطہار علیہم السلام کے تابعدار اسی لئے ہیں کہ وہ "اللہ تعالی کے خاص بندے ہیں" اور ان کا اعتبار اللہ تعالی کی ذات سے براہ راست وابستگی کی بنا پر ہے؛ اب اگر ہم ان کی مدح سرائی میں حد سے بڑھ جائیں۔ علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا: "يهلك في رجلان: محب مُفرِط، و مبغض مُفَرّط"۔ (60) دو آدمی میری وجہ سے نابود ہو جائیں گے: وہ جو میری محبت میں غُلو کا ارتکاب کرے گا اور وہ جو میری دشمنی میں زیادہ روی کرے گا۔ اور نہج البلاغہ میں فرمایا: هَلَكَ فِيَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ غَالٍ وَ مُبْغِضٌ قَالٍ (61) میری وجہ سے دو لوگ نابود ہوجائیں گے وہ جو میری محبت میں غلو کریں گے (اور مجھے اپنے درجے سے بڑھا کر (معاذاللہ) الوہیت کے قائل ہوں گے) اور وہ جو میری مخالفت میں بغض اور دشمنی کی انتہا تک پہنچیں گے۔

۱۴۔ دشمنی کو محبت میں بدلنا

قرآن مجید کی واضح تعلیم ہے کہ:

وَ لاَتَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَ لاَ السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ۔ (62)

اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہو سکتے، اور برائی کو بہتر (طریقے) سے دور کیا کرو سو نتیجتًا وہ شخص کہ تمہارے اور جس کے درمیان دشمنی تھی گویا وہ گرم جوش دوست ہو جائے گا۔

عَنْ عَبْدِ الأَعْلى، قال: قال لي أبوعبد اللّه جعفر بن محمّد عليه السلام: يا عَبْدَ الأَعْلى ... فَاقْرَأْهُمُ السَّلامَ وَ رَحْمَةَ اللّهِ يعني الشِيعة وَ قُلْ: قالَ لَكُمْ: رَحِمَ اللّهُ عَبْدًا اسْتَجَرَّ مَوَدَّةَ الناسِ إلى نَفْسِهِ وَإِلَيْنا، بِأَنْ يُظْهِرَ ما يَعْرِفُونَ وَ يَكُفَّ عَنْهُمْ ما يُنْكِرُون۔ (63)

عبدالاعلیٰ سے منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے عبدالاعلیٰ۔۔۔ اُن (شیعوں تک میری جانب سے) سلام اور رحمت خدا ابلاغ کرو اور کہو: تمہارے امام نے فرمایا ہے: خدا اُس بندے پر رحمت کرے کہ جو لوگوں کی محبت اور دوستی کو اپنی طرف اور ہماری طرف اس طرح موڑتا ہے، کہ جس کو وہ پہنچاتے ہیں اور اچھا سمجھتے ہیں، اُس کو ظاہر کرتا ہے اور جس چیز کو اچھا نہیں سمجھتے اور ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، اُن کے سامنے انجام نہیں دیتا۔

و قال عليه السلام لِشِيعَتِهِ: ... اتّقوا اللّهَ و كونوا زَيْنًا و لاتكونوا شَيْناً، جرّوا إلينا كُلَّ مودّةٍ، وادفعوا عنّا كُلَّ قبيح فإنّه ما قيل فينا مِن حُسْنٍ فنحن أهلُه و ما قيل فينا مِن سوءٍ فما نحن كذلك... (64)

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے شیعوں سے فرمایا: تقویٰ الٰہی کی رعایت کرو اور ہمارے لئے باعث افتخار بنو نہ باعث ننگ وعار۔ ہر مودت اور دوستی کو ہماری طرف موڑو اور ہر برائی کے سلسلے میں ہمارا دفاع کرو، کیونکہ ہمارے بارے میں جو بھی اچھائی اور خوبی بیان کی جاتی ہے ہم اس کے اہل ہیں اور جو بھی برائی اور بدی ہم سے منسوب کی جاتی ہے، ہم اس سے بری الذمہ ہیں۔

۱۵۔ دشمن بنانے سے اجتناب

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّهِ عليه السلام: ۔۔۔ أَنَّى يَكُونُونَ لَنا شِيعَةً وَإِنَّهُمْ لَيُخاصِمُونَ عَدُوَّنا فِينا حَتّى يَزِيدُوهُمْ عَداوَةً... (65)

مفضل نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ وہ کیسے ہمارے شیعہ ہو سکتے ہیں درحالانکہ وہ ہمارے بارے میں ہمارے دشمنوں سے نزاع اور جھگڑا کرتے ہیں اور اس طرح اُن کی دشمنی وعداوت میں مزید اضافہ کردیتے ہیں۔

۱۶۔ کتمان اور اسرار کی حفاظت

عَنِ الثُّمالی، عَنْ عَلِیِّ بن الحسین علیه السلام قال: وَدَدْتُ أَنِّي افْتَدَيْتُ خَصْلَتَيْنِ فِي الشِيعَةِ لَنا بِبَعْضِ ساعِدِی: النَّزَقَ وَ قِلَّةَ الكِتْمان۔ (66)

ثُمالی سے منقول ہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: شیعوں کے دو خصلتوں کے بارے میں چاہتا ہوں کہ میرے ہاتھ کے کچھ حصے فدا ہوں تاکہ ان کی وہ دو خصلت ختم ہو جائیں (اول) جہل اور حماقت کی وجہ سے کاموں میں جلدی کرنا (دوم) اسرار کو چھپانے میں کوتاہی کرنا۔

عَنْ مُيَسِّر قال: قال أبوجعفر علیه السلام: يا مُيَسِّرُ أَلا أُخْبِرُكَ بِشِيعَتِنا ... قُلْتُ: بَلى جُعِلْتُ فِداك قال: إِنَّهُمْ حُصُونٌ حَصِينَةٌ... لَيْسُوا بالمَذاييعِ البُذُر...(67) میسر سے روایت ہے کہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے میسر کیا تجھے شیعوں کے بارے میں خبر دوں، میں نے جواب دیا جی ہاں، آپ نے فرمایا وہ لوگ محکم قلعے ہیں وہ نہ راز کو فاش کرتے ہیں اور نہ ہی اسرار کی نگہداری میں کوتاہی کرتے ہیں۔

عَنِ اللَّيْثی، عَنْ جَعْفَر بن محمّد علیه السلام قال: امتَحِنُوا شِيعَتَنا عِنْدَ ثَلاثٍ: ... عِنْدَ أَسْرارِهِمْ كَيْفَ حِفْظُهُمْ لَها عَنْ عَدُوِّنا...(68)

لیثی کہتے ہیں: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے شیعوں کو تین اوقات میں آزماؤ۔۔۔اسرار کی حفاظت کے وقت کہ وہ کس طرح اپنے رازوں کو ہمارے دشمنوں سے چھپاتے ہیں۔

۱۷۔ شیعوں کے عقائد و اخلاق

حقیقی شیعہ اپنے اُن عقائد سے پہچانے جاتے ہیں جو اُنہوں نے اپنے ائمہ اور پیشواؤں سے حاصل کئے ہیں۔ شیعوں کے عقائد کی تشریح حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی اس روایت سے بخوبی ہوتی ہے جس کے مطابق ایک شخص متعدد نیک صفات کا مالک تھا اور اس سے کئی کرامات بھی ظاہر ہوئی تھیں لیکن امام علیہ السلام نے اس کے تشیع کے دعوے کو مسترد کیا اور فرمایا: "یا عبداللہ لست من شیعه علی(ع)، انما انت من محبیه إنما شیعة علی علیه السلام الذین قال عزوجل فیهم: "وَالَّذِينَ آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ أُولَـئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ" (69) هم الذين آمنوا بالله ووصفوه بصفاته، ونزهوه عن خلاف صفاته، وصدقوا محمدا فی أقواله، وصوبوه فی كل أفعاله، و رأوا عليا بعده سيدا إماما، وقرما هماما لا يعدله من امة محمد أحد، ولا كلهم إذا اجتمعوا فی كفة يوزنون بوزنه، بل يرجح عليهم كما ترجح السماء والارض على الذرة. وشيعة على عليه السلام هم الذين لا يبالون فی سبيل الله أوقع الموت عليهم، أو وقعوا على الموت. وشيعة على عليه السلام هم الذين يؤثرون إخوانهم على أنفسهم ولو كان بهم خصاص۔ (70)

اے بندہ خدا! تم علی بن ابی طالبؑ کے شیعوں میں سے نہیں ہو بلکہ آپؑ کے دوست ہو۔ [گویا اس شخص نے دوستی کی تمام شرطیں پوری کی تھیں جو امام باقر علیہ السلام کی مذکورہ بالا حدیث میں مذکور ہیں چنانچہ دوستوں کے زمرے میں قرار پایا]، بے شک شیعیان علی وہی ہیں جن کی شان میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے: اور جو ایمان لائیں اور اچھے اعمال بجالائیں تو یہ لوگ بہشت والے ہیں جو وہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

شیعیان علی وہ ہیں جو خدا پر ایمان کامل رکھتے ہیں اور اس کو ایسے اوصاف سے موصوف کرتے ہیں جو اللہ تعالی نے خود بیان فرمائے ہیں اور اللہ تعالی کو ان اوصاف سے پاک و منزہ سمجھتے ہیں جو اللہ کے بیان کردہ اوصاف کے سوا ہیں؛ وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام ارشادات و

فرامین کی تصدیق کرتے ہیں اور آپ ﷺ کے تمام افعال و اعمال کو درست اور "صواب" سمجھتے ہیں اور ان کا عقیدہ یہ ہے کہ علیؑ رسول اللہ ﷺ کے بعد سب کے سید و امام و پیشوا ہیں اور ایسی ہستی ہیں جن کا اُمت محمد ﷺ میں کوئی برابر و ہمتا نہیں ہے؛ بلکہ اگر پوری امت کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھیں اور علیؑ کو دوسرے پلڑے میں قرار دیں علیؑ والے پلڑے کو پوری امت پر بھاری سمجھتے ہیں؛اور ترجیح دیتے ہیں ایک بے مقدار ذرے کے مقابلے میں پورے آسمان و زمین کے بھاری پن کی مانند اور شیعیان علی علیہ السلام وہ ہیں جن کو اللہ کی راہ میں کوئی پروا نہیں ہے کہ موت ان پر آپڑے یا وہ موت پر جاپڑیں اور شیعیان علی علیہ السلام وہ ہیں جو اپنے بھائیوں کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ وہ خود تنگ دست ہی کیوں نہ ہوں۔

۱۸۔ شیعہ اور سنت کی پیروی

قال الامام الحسن العسکری (علیه السلام): "...إِنَّ شِيعَتَنَا هُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ آثَارَنَا وَ يُطِيعُونَا فِي جَمِيعِ أَوَامِرِنَا وَ نَوَاهِينَا فَأُولَئِكَ شِيعَتُنَا فَأَمَّا مَنْ خَالَفَنَا فِي كَثِيرٍ مِمَّا فَرَضَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَلَيْسُوا مِنْ شِيعَتِنَا..." (71)

امام حسن عسکری علیہ السلام فرماتے ہیں: ہمارے شیعہ وہ ہیں جو ہماری سنتوں کی پیروی کرتے ہوئے ہمارے تمام اوامر اور نواہی کی اطاعت کرتے ہیں، پس یہ ہمارے شیعہ ہیں، لیکن اللہ کی طرف سے واجب شدہ امور میں جو لوگ ہماری مخالفت کرتے ہیں وہ ہمارے شیعوں میں سے نہیں ہیں.... الخ۔

یہاں "آثار" سے مراد وہ سنتیں ہیں جو انسان کے مرنے کے بعد بھی باقی رہتی ہیں جن کو کبھی سنت حسنہ اور کبھی سنت سیئہ کہاجاتا ہے، امام علیہ السلام فرماتے ہیں: ہمارے شیعہ اوامر و نواہی کے علاوہ ہماری سنتوں کی بھی حفاظت کرتے ہیں، مثال کے طور پر ائمہ (علیہم السلام) کی سنت یہ تھی کہ وہ خود رات کے وقت ضرورت مندوں کے گھروں پر جاتے تھے اور اپنا نام بتائے بغیر ان کی مدد کرتے تھے، اسی طرح جو کوئی بھی ان سے سخت کلامی سے پیش آتا تھا آپ ان سے تواضع اور نرمی سے پیش آتے تھے، لہٰذا امام علیہ السلام کی فرمان کے مطابق جو لوگ ائمہ اہل بیتؑ کی سنتوں کو زندہ رکھتے ہیں اور تمام اوامر و نواہی کو بجالاتے ہیں، وہ ہی حقیقی شیعہ ہیں۔

۱۹۔ حضرت فاطمہ الزہراء کی نظر میں حقیقی شیعہ

ایک شخص نے اپنی زوجہ سے کہا: حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا کی خدمت میں جاؤ اور میری جانب سے اُنہیں کہو میں آپ کا شیعہ (پیروکار) ہوں۔ کیاآپ مانتی ہیں کہ میں آپ کا شیعہ ہوں؟اُس شخص کی زوجہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنے شوہر کا پیغام پہنچایا۔ جناب زہراء سلام اللہ علیہا نے جواب میں فرمایا: جاؤاپنے شوہر سے کہو: " ان كنت تعمل بما امرناك و تنتهی عما زجرناك فانت من شيعتنا و الا فلا " یعنی؛اگر تو نے وہی عمل کیا ہے جس کا ہم نے حکم دیا ہے اور اُس کام سے اجتناب کیا ہے جس کی ہم نے نہی کی ہے تو تم ہمارے شیعوں میں سے ہو اور اگر ایسا نہیں تو تم ہمارے شیعہ نہیں ہو۔(72)

زوجہ نے آکر اپنے شوہر کو جناب زہراء سلام اللہ علیہا کا جواب سنایا تو اس کا شوہر بہت غمگین ہوگیا اور گریہ کرتے ہوئے کہنے لگا: وائے ہو مجھ پر! کونسا ایسا انسان ہے جس سے گناہ سرزد نہیں ہوتا، لہٰذا اگر میں گناہوں سے پاک نہیں ہوا تو شیعہ نہیں اور جب شیعہ نہیں تو ابدی جہنم میں رہوں گا۔اس کی زوجہ نے جب اس کو پریشان دیکھا تو حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کی خدمت آکر اپنے شوہر کی حالت بیان کی۔ جناب زہراء سلام اللہ علیہا نے اس کی زوجہ سے فرمایا: جاؤاپنے شوہر سے کہو: "ایسا نہیں کہ جیسا تم سوچ رہے ہو، ہمارے شیعوں میں سے نیک افراد اہل بہشت ہیں، لیکن اگر گناہگار ہوں گے تواُن پر آنے والی مصیبتوں و مشکلات اور قیامت کے دن صحرائے محشر میں سختیوں یا

جہنم کے پہلے طبقے میں دیکھی جانے والے عذاب کی وجہ سے اُن کے گناہ ختم ہو جائیں گے جس کے بعد ہم اُنہیں (شفاعت کے ذریعے) نجات دلائیں گے اور اُنہیں بہشت کی جانب لے جائیں گے۔(73)

پس انسان کو ایسی صفات سے متصف ہونا چاہیے کہ جو اس راستے میں آسانی کا باعث بنیں یعنی تقویٰ، عفو و بخشش، حسن ظن اور دوسرے الفاظ میں اہل بیت اطہار علیہم السلام کی تعلیمات پر عمل اور جن کاموں سے اُنہوں نے منع کیا، اُن سے پرہیز کرکے انسان ان مشکلات سے محفوظ رہ سکتا ہے اور اُن ذوات مقدسہ کے حقیقی شیعوں میں داخل ہو سکتا ہے۔

شیعوں کی معاشرتی صفات

ہمارے شیعہ وہ ہیں جو راہ محبت میں ایک دوسرے پر خرچ کرنے والے، ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اور ہمارے دین کو زندہ رکھنے کے لئے ایک دوسرے سے ملاقات کرنے والے ہوتے ہیں، ان کی شان یہ ہے کہ غصہ آجائے تو کسی پر ظلم نہیں کرتے ہیں اور خوش حال ہوتے ہیں تو اسراف نہیں کرتے ہیں، اپنے ہمسایہ کے لئے برکت اور اپنے ساتھیوں کے لئے مجسمہ سلامتی ہوتے ہیں۔(74)

معرفت امام کے ساتھ عمل

امام خمینیؒ نے ''شرح چہل حدیث'' ۳۴ ویں حدیث یوں نقل کی ہے:

قلت لأبي عبد اللّه، عليه السّلام: حديث روى لنا أنّك قلت: إذا عرفت فاعمل ما شئت. فقال: قد قلت ذلك. قال قلت: وإن زنوا و إن سرقوا و إن شربوا الخمر؟ فقال لي: إنّا للّه وإنّا إليه راجعون. و اللّه، ما أنصفونا أن نكون أخذنا بالعمل و وضع عنهم! إنّما قلت إذا عرفت فاعمل ما شئت من قليل الخير و كثيره، فإنّه يقبل منك۔(75)

راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا: آپ کی ایک حدیث ہم تک پہنچی ہے کہ حضورﷺ نے فرمایا: جب تم کو (امام کی) معرفت ہو گئی تو جو چاہے کرو! حضرت نے فرمایا: ہاں! میں نے یہ بات کہی ہے۔ میں نے عرض کیا: چاہے (اس کے بعد) لوگ زنا کریں، چوریں کریں، شراب پیئیں؟ حضرت نے فرمایا: (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ راجِعُونَ) خدا کی قسم! ہمارے ساتھ انصاف نہیں کیا گیا۔ ہم تو عمل پر پکڑے جائیں اور لوگوں سے اعمال اٹھا لئے جائیں؟ بلکہ میں نے کہا تھا: جب تم کو معرفت حاصل ہو گئی تو چاہے تھوڑا عمل خیر کر و یا زیادہ وہ قبول کرلیا جائے گا۔

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے امام خمینیؒ لکھتے ہیں: اس حدیث میں معرفت سے مراد امام کی معرفت ہے۔ جان لو کہ جو شخص رسول خداﷺ وائمہؑ ہدی کے حالات، ان کی عبادت کی کیفیت اور اس میں ان کی سعی و کوشش اور خداوند عالم کی بارگاہ میں ان کی ذلت و مسکنت اور خوف وحزن سے متعلق روایات کی طرف رجوع کرے گا اور قاضی الحاجات کی بارگاہ میں ان کی مناجات کا مطالعہ کرے گا جو حدّ تواتر سے بالاتر ہے اور سینکڑوں سے بھی زیادہ ہے، اسی طرح رسول خداﷺ نے حضرت علیؑ کو اور ائمہؑ نے جو ایک دوسرے کو وصیتیں کی ہیں ان کی طرف رجوع کرے گا اور ان وصیتوں کو دیکھے گا جو ائمہؑ نے اپنے خالص شیعوں اور خاص دوستوں کو فرمائی ہیں اور ان تاکیدوں کو ملاحظہ کرے گا جو ان حضرات نے کی ہیں اور خدا کی معصیت سے روکا ہے۔ جس سے اصول وفروع کی کتابیں بھری پڑی ہیں تو اس کو یقین ہوجائے گا کہ جو روایات حسب ظاہر ان حدیثوں کی مخالف ہیں ان کا ظاہر مراد نہیں ہے۔ لہٰذا اگر ان روایات کی ایسی تاؤیل ممکن ہو جو احادیث قطعیہ صریحہ کی مخالف نہ ہو جو ضروریات دین سے بھی ہیں تو ہم ویسی تاؤیل کریں گے یا اگر جمع عرفی ممکن ہوگی تو جمع عرفی کریں گے ورنہ ان روایات کے علم کو ان کے قائل کی طرف لوٹا دیں گے۔

شیعہ اور خدا کی اطاعت

عن أبي جعفر، علیہ السّلام، قال: لاتذہب بکم المذاہب۔ فواللّٰہ، ماشیعتنا إلاّ من اطاع اللّٰہ۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: مذاہب باطلہ تمہیں مذہب حق سے ہٹا نہ دیں۔ خدا کی قسم ہمارا شیعہ وہی ہے جو خدا کی اطاعت کرے۔ (76)

عن جابر، عن أبي جعفر، علیہ السّلام، قال قال لی: یا جابر، أیکتفی من ینتحل التّشیّع أن یقول بحبّنا أھل البیت... ما تنال ولایتنا إلاّ بالعمل و الورع۔ (77)

امام محمد باقر علیہ السلام نے جابر سے فرمایا: اے جابر! جو لوگ اپنے کو شیعہ کہتے ہیں کیا صرف ہماری محبت کا قائل ہونا ان کے لئے کافی ہے؟ خدا کی قسم ہمارا شیعہ صرف وہی ہے جو تقوائے الٰہی رکھتا ہو اور خدا کی اطاعت کرتا ہو، یہاں تک کہ فرمایا: لہٰذا خدا سے ڈرو اور جو خدا کے پاس ہے (ثواب) اس کے لئے عمل کرو۔ خدا اور کسی کے درمیان کوئی رشتہ داری نہیں ہے۔ خدا کے نزدیک سب سے محبوب اور سب سے محترم وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی اور سب سے زیادہ اس کی اطاعت کرنے والا ہو۔ اے جابر! خدا کی قسم خدا سے تقرب صرف اطاعت کے ذریعے حاصل ہو سکتا، ہمارے پاس آتش جہنم سے برائت کی چٹھی نہیں ہے اور نہ کسی کے پاس خدا کے خلاف کوئی حجت ہے جو خدا کا مطیع ہے وہ ہمارا دوست ہے۔ جو خدا کا نافرمان ہے وہ ہمارا دشمن ہے اور ہماری ولایت کا حصول صرف عمل و تقویٰ ہی سے ہو سکتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ حقیقی شیعہ وہی ہے جو اہل بیت اطہار علیہم السلام کی تعلیمات پر کاربند ہو اور اُنہی عقائد و اعمال کا اظہار کرتا ہو جو اس نے ائمہ اہل بیتؑ سے اخذ کئے ہیں اور ائمہ اہل بیتؑ کی تعلیمات کے خلاف عمل و عقیدہ رکھنے والا کسی بھی صورت شیعہ اہل بیتؑ کہلانے کا حق نہیں رکھتا۔ لہٰذا فقط محبت اہل بیتؑ کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن اہل بیت اطہارؑ کے دین، عقیدے اور عمل سے دور ہیں اُنہیں شیعۂ علیؑ کہلانے کا حق نہیں ہے، وہ محض محب ہیں اور تربیت کے محتاج ہیں، اُن کے اُخروی درجات بھی اس محبت کے مطابق ہوں گے اور حقیقی شیعہ ہی فرمان رسولؐ کے مطابق اہل بیت اطہارؑ کے ساتھ بہشت اور قربت خدا کی منزل پر فائز ہوں گے۔

*****

حوالہ جات

1۔ دیکھئے: سورہ احزاب کی آیت ۷۲: ''إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَن يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا '' اس کے بارے میں کلینی نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ اس امانت سے مراد ولایت علیؑ ہے۔ اصول کافی، ج ۱، ص ۴۱۳، کتاب الحجۃ باب فیہ نکت ونتف من التنزیل فی الولایۃ، ح ۲

2۔ خمینی، روح اللہ، شرح چہل حدیث، ص ۴۸۰

3۔ علامہ فیض کاشانی نے ''علم الیقین'' ج ۲، ص ۱۰۴۲ میں اسی مضمون کی ایک روایت نقل کی ہے۔

4۔ خمینی، روح اللہ، شرح چہل حدیث، ص ۴۸۰

5۔ مجلسی، محمد باقر، بحارالانوار، ج ٦٥، ص ١٥٥، کتاب ایمان وکفر، باب ١٩ ، حدیث ١١

6۔وسائل الشیعۃ، ج 13، ص 225،"کتاب الودیعۃ"، باب 2، حدیث 13. امالی، شیخ صدوق، ص 246، مجلس: 43، حدیث 6)

7۔وسائل الشیعہ، ج ١١ ، ص ١٩٦ ، کتاب الجہاد، باب ٢٠، ابواب جہاد نفس، حدیث ١٧

8۔وسائل الشیعہ، ج ١١، ص ١٩٥ ، کتاب الجہاد، باب ٣٠ ، ابواب جہاد نفس، حدیث ١٤

9۔ خمینی،روح، شرح چہل حدیث،٥٤٨

10۔ مجلسی، محمد باقر، بحارالانوار، ج 2، بیروت، مؤسسہ وفا، ج 65، ص 177، ح 34

11۔ مجلسی، محمد باقر، بحارالانوار، ج 65، ص 188، ح 43

12۔ایضاً،ج75، ص28،ح95

13۔ایضاً،ج75، ص29،ح96

14۔ایضاً،ج65، ص187،ح42

15۔ایضاً،ج75، ص281،ح1

16۔ایضاً،ج41، ص55،ح5؛ج72، ص117،ح1

17۔ایضاً، ج 66، ص 397، ح 86

18۔ کلینی،اصول کافی، ج ٢ ، ص ٢٣٣، کتاب ایمان وکفر، باب المؤمن وعلاماتہ، حدیث ٧

19۔ کلینی،اصول کافی، ج ٢ ،ص ٢٣٣، کتاب ایمان وکفر، باب المؤمن وعلاماتہ، حدیث ٩

20۔امالی شیخ طوسی، ج ا ، ص ٣٨٠

21۔ مجلسی، محمد باقر، بحارالانوار،ج 34، ص 306، ح 1071

22۔ایضاً، ج 66، ص 397، ح 86

23۔ایضاً، ج 75، ص 372، ح 12

24۔ایضاً، ج 2، ص 29، ح 12

25۔ایضاً،ج36، ص129،ح78

26۔ایضاً، ج 35، ص 346، ح 22

27۔سورۂ بینہ ،آیت ٧

28۔مزید دیکھئے: شواہد التنزیل،ج ٢،ص ٣٥٧،ح ١١٢٦

29۔ مجلسی، محمد باقر، بحارالانوار، ج 65، ص 179، ح 37

30۔ایضاً، ج 65، ص 180، ح 39

31۔ایضاً، ج 65، ص 191، ح 47

32۔ایضاً،ج65، ص164،ح15

33۔ایضاً،ج71، ص254،ح49

34۔ایضاً،ج65، ص168،ح28

35۔ایضاً،ج66، ص401،ح99

36۔ایضاً،ج42، ص69،ح18

37۔ایضاً،ج80، ص22،ح40؛ج65، ص149،ح1

38۔عاملی،حر،وسائل الشیعہ، ج ٣ ، ص ٤١، کتاب الصلاۃ، باب ١٣ ، ابواب اعداد الفرائض، حدیث ٢٦

39۔ مجلسی، محمد باقر، بحارالانوار،ج75، ص382،ح1

40۔ایضاً،ج75، ص382،ح1

41۔ایضاً،ج75، ص372،ح12

42۔ایضاً، ج85، ص119، ح83

43۔ایضاً، ج75، ص250، ح94

44۔ایضاً، ج65، ص153، ح10

45۔ایضاً، ج65، ص177، ح34

46۔ایضاً، ج75، ص26، ح91؛ ج65، ص191، ح47

47۔ایضاً، ج65، ص167، ح23

48۔ایضاً، ج66، ص397، ح86

49۔ایضاً، ج65، ص190، ح46؛ ج75، ص26، ح91

50۔ایضاً، ج75، ص266، ح178

51۔ایضاً، ج2، ص125، ح2

52۔ عنکبوت۔آیت۴۶

53۔ نحل۔آیت۱۲۵

54۔ مجلسی، محمد باقر، بحارالانوار، ج14، ص63، ح15

55۔ ایضاً، ج75، ص281، ح1

56۔ ایضاً، ج93، ص158، ح37

57۔ ایضاً، ج65، ص178، ح36

58۔ ایضاً، ج67، ص101، ح6

59۔ خمینی، روح اللہ، شرح چہل حدیث، ص ۵۴۷

60۔ نہج البلاغہ، حکمت ۱۱۷

61۔ فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل ج2 ص565-ح 951

62۔ فصلت۔آیت ۳۴

63۔ مجلسی، محمد باقر، بحارالانوار، ج2، ص77، ح62

64۔ ایضاً، ج75، ص372، ح12

65۔ ایضاً، ج75، ص383، ح1

66۔ ایضاً، ج68، ص416، ح40

67۔ ایضاً، ج65، ص180، ح38

68۔ایضاً، ج80، ص22، ح40

69۔بقرہ، آیت 82

70۔ تفسیر الامام الحسن العسکری علیہ السلام ص319

71۔ مجلسی، محمد باقر، بحارالانوار، ج ۶۵، ص ۱۶۲

72۔ ایضاً، ج68، ص155

73۔ قمی، عباس سفینۃ البحار، ج۱، ص۲۳۱

74۔ کلینی، کافی، ج ۲، ص۲۳۶

75۔کلینی اصول کافی، ج 2، ص 464، کتاب ایمان و کفر، باب اِن الاِیمان لا یضرّ معہ سیّئۃ، حدیث 5

76۔کلینی، اصول کافی، ج ۲ ، ص ۷۳ ، کتاب ایمان وکفر، باب الطاعۃ والتقویٰ، حدیث ۱

77۔کلینی، اصول کافی، ج 2، ص 74، کتاب ایمان و کفر، باب الطاعۃ و التقوی، حدیث 3